مولانا شيخ محمد عادل رباني

سلام کا ادب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ:

ہمارے پاک رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، اللہ جل جلالہ کے نزدیک میں سب سے بہتر عمل مومنین کے دلوں کو خوشی پہنچانا ہے، ان کے دلوں کو سرور اور سکون دینا ہے۔ جب ایک مومن دوسرے مومن کو دیکھتا ہے اور مسکراتا ہے، اس کا دل سکون پاتا ہے۔ جب وہ اس سے مسکراتے ہوئے ملتا ہے اور اس کی خیریت پوچھتا ہے، ایک انسان اس سے خوش ہوتا ہے۔ وہ اس سے اللہ جل جلالہ کی رضا پاتا ہے۔ وہ اُس جل جلالہ کی رضا حاصل کرتا ہے۔ یہ اصل میں کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لیکن بے شک، لوگ ان کی حالت اور عادت کے مطابق کبھی کبھی یہ نہیں کر پاتے۔ وہ کہتے ہیں، ”اس کی میرے ساتھ نہیں بنتی۔ وہ میرے معیار پر نہیں ہے۔“ کبھی کبھی کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ آپ سلام کرو تو جواب نہیں دیتے۔ اس طرح کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ وہ جو کرتے ہیں اس کا انجام دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی رضا - جب یہ چھوٹا سا آسان کام کیا جاتا ہے، اللہ جل جلالہ اس کا بڑا اجر دیتا ہے۔ وہ جل جلالہ اس دنیا میں سکون اور خوشی عطا کرتا ہے۔ اندر کی پریشانیاں دور کر دی جاتی ہیں۔ اگر آپ پریشانی پیدا کرو گے تو آپ کو بھی پریشانی ہی ہوگی۔ بے شک، کبھی کبھی سب لوگوں کو خوش رکھنا آسان نہیں ہوتا۔ یہ الگ بات ہے۔ کبھی کبھی لوگوں میں پرانے زمانے والے لوگوں کے جیسا ادب نہیں ہوتا۔ اس وقت بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ان لوگوں سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں جو ان کے ساتھ بھائی چارہ اختیار کرتے ہیں۔

تاہم، زیادہ باتیں نہیں آگے بڑھاتے ہوئے سلام کا جواب دینا، ”**إفشاء السلام**“، یہ فرمان ہیں ہمارے پاک رسول ﷺ۔ مسلمانوں کی یہ عادت ہونی چاہیے سلام دینا اور قبول کرنا۔ سلام دینا سنت ہے۔ اور اسے قبول کرنا فرض ہے۔ جب کوئی آپ کو السلام علیکم کہتا ہے، وہ سنت ادا کرتا ہے۔ اور اگر آپ وعلیکم سلام نہیں کہتے، پھر آپ فرض چھوڑ دیتے ہو۔ اللہ جل جلالہ کے سامنے اس کا حساب لیا جائے گا۔ اور جب حساب لیا جائے گا تو آپ پریشان ہوں گے۔ اگر کوئی سلام کرے، آپ کو وعلیکم سلام کہنا چاہیے اور آگے بڑھ جانا چاہیے۔ بیٹھ کر بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن لوگوں کے درمیان ایک اچھی ربط بن جاتی ہے۔ یہ لوگوں کی خوشی کے لیے اچھا ذریعہ ہے، انہیں اللہ جل جلالہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے۔ اللہ جل جلالہ مومنوں اور مسلمانوں سے محبت کرتا ہے۔

یہ بے شک طریقت والوں کے لیے ہے۔ اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی یہی ہے۔ کبھی کبھی ہم دوسرے ملک میں جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگ راہ گزرنے والوں کو سلام کرتے ہیں۔ اور وہ ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ یا ہمارے ساتھ والے لوگ سلام کرتے ہیں۔ اور وہ پیار سے سلام قبول کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو دیکھ کے

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

مسکراتے ہیں۔ لیکن افسوس، کچھ لوگ ایسے ہیں جو مسلمان کی حیثیت سے زندگی گزارتے ہیں اور اہل سنت سے محبت نہیں کرتے، طریقت والوں سے محبت نہیں کرتے۔ ان کے چہرے پر ہمیشہ تیور بنے ہوتے ہیں۔ ان کی بھویں ہمیشہ چڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ اچھے لوگ نہیں ہوتے، ہمارے پاک رسول اللہ ﷺ ان سے محبت نہیں کرتے۔ وہ لوگ سلام کا جواب نہیں دیتے۔ وہ لوگوں کو ان سے دور بھگا دیتے ہیں۔ وہ نہ تو جواب دیتے ہیں، نہ دوسروں کو سلام کرتے ہیں۔ اللہ ﷻ ہمیں ایسے لوگوں سے بچائے۔ مسلمانوں میں اس طرح کے لوگ بھی ہیں۔ ان شاء اللہ وہ زیادہ نہیں ہیں۔ بھلے ہی وہ زیادہ نہ ہوں، ان کی بدمزاجی کی وجہ سے وہ تیور والے اور چڑچڑے نظر آتے ہیں۔ آپ نے انہیں بہت بار دیکھا ہوگا۔ ہم نے بھی دیکھا ہے۔ آپ سلام کرتے ہو، جیسے ہی وہ یہ جان لیتے ہیں کہ آپ اہل سنت سے ہیں اور ہمارے پاک رسول ﷺ کے طریقے پر ہیں، وہ سلام کا جواب نہیں دیتے۔ اللہ ﷻ ہماری حفاظت عطا فرمائے۔ مولانا شیخ ناظم فرمایا کرتے تھے، **"عبوس الوجه، کریه المنظر"**، مطلب تیور والی آنکھیں، غصے والا چہرہ، اور بدصورت شکل۔ مولانا شیخ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ ہم ان جیسے نہ ہوں، ان شاء اللہ۔ ہم ہمیشہ مسلمانوں کو دیکھ کے مسکرائیں؛ انہیں ڈرائے بغیر۔ اگر آپ ان کی مدد کر سکتے ہو تو کرو۔ اگر نہیں کر سکتے، آپ کی مسکراہٹ ہی کافی ہے۔ انہیں دیکھ کے مسکرانا ان کے لیے کافی ہے۔ اللہ ﷻ ہماری مدد عطا فرمائے۔ بے شک، کبھی کبھی یہ آسان نہیں ہوتا۔ لیکن ان شاء اللہ، اللہ ﷻ ہم سب کی مدد عطا فرمائے گا۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۳۱ مئی ۲۰۲٦/ ۱٤ ذوالحجہ ۱٤٤۷
لفکے، قبرص